Date: 21.1.2024 (1) (12)

Paper: Islamic Studies

PART-II

سوال نمبر ۴:

A) تعارف

رسولؐ اپنے پہلے اور آخری حج کے موقع پہ عرفات کے پہاڑی میں اونٹ پہ بیٹھ کر ایک خطبہ دیا تھا۔ جس کو آج تاریخ میں حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہیں۔ جس میں رسولؐ نے دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مجموعی طور پہ انسانی حقوق پیش کئے گئے تھے۔ جو کہ 21 ویں صدی کے جدید دور میں بھی بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

B) خطبے کا پس منظر

نبوت سے پہلے مکہ کے لوگ اپنے خاندان پہ فخر کیا کرتے تھے۔ وہ لوگوں کو اُسکے حسب نسب، رنگ اور نسل پہ ایک دوسرے پر فوقیت دیتے تھے۔ نبوت کے بعد رسولؐ نے جہالیت کے سارے بُت توڑ دیئے۔ اس میں سے مشہور حجۃ الوداع ہیں۔ جوکہ رسولؐ نے 1,20,000 سے زیادہ لوگوں کو فرمایا تھا۔

C) کیسے حجۃ الوداع انسانی حقوق

کی ایک جامع دستاویز ہیں:-

1) ساری انسانیت برابر ہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر رسولؐ نے فرمایا کہ:
"کسی عربی کو عجمی، عجمی کو عربی، کسی گورے کو
کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی
فوقیت حاصل نہیں۔ سوائے تقوا کے۔"

رسولؐ نے سارے انسانیت کو برابری کا درجہ دیا
ہیں۔ کوئی بھی انسان کسی دوسرے پر افضل نہیں
ہیں۔ سوائے پرہیزگاری اور تقوا کے۔ جس
انسان میں یہ دو چیزیں ہوں تو وہ اللہ کے
ہاں زیادہ قربت والا ہیں۔

2) عورتوں کے حقوق

رسولؐ نے حجۃ الوداع میں نہ صرف مردوں
کے حقوق پر بات کی ہیں، بلکہ عورتوں کے حقوق
پر بھی برابر کی بات کی ہیں۔ رسولؐ نے حجۃ الوداع
میں فرمایا کہ:
تم میں سے بہترین وہ ہیں جو اپنے
عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہیں۔
اس کے علاوہ رسولؐ نے عورتوں کو وراثت میں
بھی عورتوں کو حسب معمول حصہ دار بنایا ہے۔

3) غلاموں کے حقوق

رسولؐ نے اپنے حجۃ الوداع

کے موقع پہ غلاموں کے حقوق کے بارے میں فرمایا ہیں کہ:

جو تم خود کھاؤ اِن کو بھی کھلاؤ
جو تم خود پہنو ان کو بھی پہناؤ

مالک کو تلقین کی ہیں کہ غلام مالک کے ذمہ ہوتا ہیں۔ تو اُس کو چاہیئے کہ اپنے طرح کا خیال غلام کا بھی رکھیں اور اُنہیں اچھا پہنائیں کھلائیں اور پلائیں۔

4) بچوں کے حقوق

رسولؐ نے اپنے حجۃ الوداع میں نہ صرف عورتوں، مردوں اور غلاموں کے بلکہ بچوں کے حقوق بھی شامل کر دیئے ہیں رسولؐ نے فرمایا کہ:

آج کے بعد بچوں سے امتیازی سلوک کا وقت ختم ہو گیا ہے۔
جس کے بستر پہ وہ جنا تو وہ
اُسکے پرورش کا خیال رکھے گا اور
اُس کے میراث میں ان کو حق
بھی ملے گا۔

5) یتیموں کے حقوق

رسولؐ نے یتیموں کے حقوق پر زور دیتے ہوئے اُن کو زکوٰۃ دینے کی تلقین فرمائی ہیں اسکے علاوہ اُن کے ساتھ

شفقت، پیار اور محبت کے ساتھ پیش آنے کی تلقین فرمائی ہے۔

6) والدین کے حقوق

رسولؐ نے حجۃ الوداع میں اپنے والدین کے ساتھ حُسن سلوک کے ساتھ پیش آنے کی تلقین فرمائی ہیں۔ اور فرمایا کہ والدین کے سامنے اُف تک نہ کرو تاکہ ان کو تکلیف نہ پہنچے۔

7) رسولؐ کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانا

رسولؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ جو لوگ یہاں پر موجود ہیں۔ تو اِن کو چاہیئے کہ وہ میرا یہ پیغام اُن لوگوں کو پہنچائے جو لوگ آج یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ لوگوں سے اِس کو بہتر طریقے سے سمجھے۔

8) اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی گواہی۔

خطبہ کے آخر میں رسولؐ نے اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اُٹھائی کہ اے لوگوں گواہ رہنا میں اللہ کا پیغام آپ لوگوں تک پہنچایا۔

4) خلاصہ بحث

رسولؐ نے حجۃ الوداع میں سارے انسانوں کو اُن کے حقوق کے بارے

بہتر تعلیمات بیان فرمائی ہیں۔ کہ سارے انسان برابر ہیں۔ عورتوں، غلاموں، چھوٹوں اور بچوں کو بھی ان کو ان کے حقوق دینے کی تلقین بیان فرمائی ہیں۔

سوال نمبر ۸

۱) اسلام میں مساوات کا تصور

اسلام سے پہلے انسانیت میں کہی بھی مساوات کا درس نہیں پایا جاتا۔ کسی کو بھی برتری حاصل ہو سکتی تھی اُس کے رنگ نسل زبان اور حسب سے۔ لیکن جب سے اسلام آیا ہے تو اس میں مساوات کو ہر جگہ میں زور دیا گیا ہیں۔

i) حجۃ الوداع میں مساوات کا درس

حجۃ الوداع میں رسول نے مساوات پر زور دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:
"کسی عربی کو عجمی اور عجمی کو عربی پر اور کسی گورے کو کالے اور کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں سوائے تقوا کے۔"

ii) عورتوں کیلئے مساوات

اسلام کے آنے سے پہلے عورتوں کو وراثت میں معاشوں حصہ نہیں دی جاتی تھی۔ رسول نے ان کو مساوی حقوق دلے کر ان کو وراثت میں حصہ دار بنایا ہیں۔ لڑکے کے مقابلے میں لڑکی کو لڑکے کا آدھا حصہ دینا فرض قرار دیا ہیں۔

iii) انصاف میں مساوات

رسول ﷺ نے معاشرے میں سارے انسانوں پہ شریعت ایک جیسا نافذالعمل فرمایا ہیں۔

ایک دفعہ ایک عورت نے چوری کی تھی تو اُن کو سزا کے موقع پہ کسی نے اُن کی سفارش کی تھی۔ رسول ﷺ نے فرمایا۔ کہ اگر یہ فاطمہؓ نے بھی کی ہوتی تو اُس کو بھی اس کی سزا ضرور ملتی تھی

iv) حضرت بلالؓ کو مؤذن مقرر کرنا

رسول ﷺ نے حضرت بلال حبشی ایک غلام کو آذان دینے کی ذمہ داری سونپی۔ تو یہ ذمہ داری کسی امیر یا حسب نسب والے بندے کے سپرد کر دی۔ بلکہ آواز سن کے اُن کے حوالے کی جو کہ اسلام میں مساوات کی واضح مثال ہیں۔

(۲) قانون کی حکمرانی کی اہمیت

اسلام میں قانون کی حکمرانی کی بہت اہمیت ہیں۔ اسلام میں رعایا اور حکمران سب قانون کے برابر ہوتے ہیں

رسولؐ سے عدالت کے وقت بدلہ کا واقعہ اور قانون کی حکمرانی

رسولؐ جب زندگی کے آخری ایام میں شدید بیمار تھے۔ تو وہ مسجد آئے اور صحابہ کرامؓ سے فرمایا۔ کہ آپ میں سے کسی کا حق مجھ پر باقی رہتا ہے۔ تو وہ مجھ سے اپنا حق یا بدلہ لے لے۔ تو اس دوران ایک صحابی کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ کہ جنگ کے دوران میرا قمیص نہیں تھا۔ اور آپ نے مجھے ایک کوڑا مارا تھا۔ تو میں آپ سے اس کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔

تو رسولؐ نے انکار نہیں کیا۔ کہ رسولؐ اور مسلمانوں کے خلیفہ ہونے کے ناطے۔ اس کے علاوہ جلیل القدر صحابہ کرامؓ نے فرمایا کہ بدلہ ہم سے لے لے۔ لیکن رسولؐ نے منع فرمایا اور اپنے آپ کو بدلے کیلئے پیش کیا۔

تو اس سے زیادہ اور قانون کی حکمرانی کیا ہو سکتی ہیں۔ جس میں خلیفہ وقت ایک دعایا کے الزام لگانے پر بھی عمل در آمد کیا۔ آج کل کے مغربی معاشروں کی قانون کے مطابق غریب کیلئے ایک قانون ہوتا ہیں اور امیر کے لئے دوسرا۔

(۳) اسلامی ثقافت کا حسن

اسلامی معاشرے میں اس کی ثقافت کا حسن اس معاشرتی اداب اور اس کے رہن سہن کے طریقوں سے منسلک ہیں۔

A) مغربی ثقافت

اسلام کا ثقافت کو جاننے کیلئے ہمیں سب سے پہلے مغربی ثقافت کو سمجھنا ہوگا۔ مغربی ثقافت میں آج کل کے دور میں کوئی بھی خاندانی زندگی کی شکل باقی نہیں رہی ہیں وہاں پر آزادی کے نام پر ماں باپ سے بلوغت پر راہ جدا ہو جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے بجائے لوگوں کے بنائے ہوئے قوانین پر زندگی بسر کرتے ہیں۔

B) اسلامی ثقافت

i) والدین کا احترام

اسلامی ثقافت کا حسن یہ بھی ہیں، کہ اپنے ماں باپ کو احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور انکی نافرمانی نہیں کی جاتی

ii) بڑوں کا آداب

رسول نے توحتی یہاں تک فرمایا ہے کہ جو بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

iii) حرام سے پرہیز

اسلامی معاشرے میں حرام کی کاموں سے پرہیز کی جاتی ہیں۔

۱۷) تعلیم کا حصول

اسلامی معاشرے اور ثقافت کی حسن کو برقرار رکھنے کیلئے تعلیم کا حصول کرنا ایک لازمی جز مقرر فرمایا ہے۔
رسولؐ کا ارشاد ہے کہ

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ ؕ

ترجمہ: علم حاصل کرنا ~~تمام مسلمان~~ مرد اور عورت دونوں پر فرض ہیں۔

خلاصہ بحث

اسلامی معاشرے میں قانون کے سامنے سب برابر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ مساوات اسلام کی بنیادی رکن ہیں۔ کوئی بھی آدمی کسی دوسرے آدمی پر فوقیت نہیں رکھتا سوائے تقوا کے۔ اس کے علاوہ اسلامی ثقافت کا حسن یہ بھی ہیں کہ اس میں والدین کا احترام، علم کا حصول اور انصاف سب کیلئے یکساں ہوتی ہیں۔

سوال (۶)

A) تعارف:

26 ویں آئینی ترمیم جو کہ نومبر 2024 کے سال میں ہوئی، جس نے عدلیہ عدالت کی آزادی پر سوالیہ نشان چھوڑ دیا ہیں۔ اگر شریعت کے اصولوں پر عمل کر کے پاکستان کی عدالت کو بہتر بنایا جاسکتا ہیں۔ اگر جج کی تقرری میرٹ پر ہوں۔ قاضی کے ساتھ شریعت اور جدید قانون کی علم پر دسترس حاصل ہوں۔ اس کے علاوہ کرپشن کا خاتمہ اور سزا کا انعقاد اہم اصول ہیں۔ جو کہ پاکستان کے عدالتی سسٹم کو بہتر بنا سکتا ہیں۔

B) پاکستان کے عدالتی نظام کو اسلامی تعلیمات کی روشنی کیسے بہتر کیا جا سکتا ہیں۔

i) جج کی تقرری

اسلام کی روشنی میں وہ قاضی بنے گا جس کے پاس شریعت کے علوم کا خزانہ ہو۔ جیسے ایک سزائیں جیسے، قتل، زنا، شراب اور چوری کے مقررہ کردہ سزائیں ہیں۔ تو جو بھی

ان سزاؤں کو اصلی زندگی میں لاگو فرما سکتے ہیں۔
تو اس کو جج مقرر کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ
جج کو میرٹ اور سب کے ماتحت نہیں کرنا چاہیئے۔
جس سے پاکستان کا عدالتی نظام مضبوط ہو
سکتا ہے۔

ii) اچھی مالی مراعات

پاکستان کا عدالتی نظام کو اسلامی اصولوں
کے مطابق اچھا بنایا جا سکتا ہیں۔ اگر ججوں کو زیادہ
تنخواہ مقرر کر دیا جائے۔ جس کی وجہ سے جج
یہ غیر قانونی فیصلے نہیں کر سکتا۔ اور ملک میں
انصاف کا بول بالا پروان چڑھ سکتا ہیں۔

iii) کرپشن کا خاتمہ

کسی بھی معاشرے میں
انصاف قائم نہیں ہو سکتا جب تک اس میں بدعنوانی
کا خاتمہ نہ ہو۔ اسلام نے کرپشن کو سختی سے
منع فرمایا۔ رسولؐ کا ارشاد فرمان ہے کہ

الراشی والمرتشی کل ھما فی النارہ

ترجمہ: رشوت دینے والا اور لینے والا
دونوں آگ یعنی جہنم میں ہوگا۔

iv) اقربا پروری سے اجتناب

پاکستان کے عدالتی نظام کو اگر

شریعت کے اُصولوں کے مطابق اچھا بنانا ہے۔
تو سب سے پہلے جج کو چاہیئے کہ اقرباء
پروری سے اجتناب کریں۔ اور جو بھی فیصلے ان
کے پاس آئے تو وہ میرٹ کے بنا پر کریں۔
چاہے ان میں ان کا قریبی رشتہ دار کو سزا
کیوں نہ ہوں۔ جیسے رسول کریمؐ نے فرمایا تھا۔ کہ
اگر خدانخواستہ چوری حضرت فاطمہؓ بھی کرتی تو میں
ان کا ہاتھ بھی کاٹ لیتا۔ اسی طرح اگر میرٹ پر
فیصلے ہو پاکستان میں تو پاکستان کا عدالتی نظام
بہتر ہو سکتا ہے۔

V سیاست کی عدم مداخلت

پاکستان کا عدالتی نظام شریعت کے اُصولوں
کے مطابق بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اگر سیاست کی مداخلت
اس میں نہ ہو تو۔ ہر ایک ادارے کا اپنی اپنی
ذمہ داریاں اور قانونی دائرہ کار ہوتا ہیں۔
اگر ایک ادارہ دوسرے ادارے کے کاموں میں
مداخلت کرتا ہیں تو پھر وہ انصاف کے ساتھ
کام نہیں کر سکتا۔ 1973ء کا آئین آرٹیکل (A)175
پاکستان کے سپریم کورٹ آزاد کرتا ہے۔

VI جبری گمشدگی اور انسانی حقوق کا خیال رکھنا

شریعت میں قاضی کی یہ ذمہ داری ہوتی
ہیں۔ کہ وہ رعایا کو انصاف دلا سکے۔ اس کے
علاوہ ظالم کو سزا دلا دے۔ اس کے برعکس

پاکستان میں جبری گمشدگیاں ہوتی ہیں۔ لوگوں کے گھروں اور چادر و چار دیواری کی حرمت پامال کی جاتی ہیں۔ تو عدالت کو چاہیئے کہ بغیر کسی رنج و خوف ظالم کو انصاف کے کٹہرے میں لا کے کھڑا کریں۔ اور مظلوم کو اُس کے جبر سے آزاد کر دیں۔

۴) خلاصہ بحث

پاکستان کا عدالتی نظام کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اگر شرعی اصول کے مطابق کیا جائے تو۔ سب سے پہلے اِس میں کرپشن ختم کرنے چاہیں اور ججوں کے تنخواہیں زیادہ کریں۔ سیاست کی عدم مداخلت اور ظالم کو انصاف کے کٹہرے میں لا کے کھڑا کر دینا چاہیے۔ جج کی تقرری میرٹ پر ہو اور فیصلوں میں اقرباء پروری سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ تو اِس سے پاکستان کے عدالتی نظام میں بہتری آسکتی ہیں۔

سوال نمبر ۲

1) تعارف:

خلفائے راشدین نے ایک مثالی نظام
حکومت کو پیش کیا تھا جسکی بھی اہمیت آج بھی
اس ماڈرن دور میں پائی جاتی ہے۔ اس میں
مختلف قسم کے ادارے بنائے گئے تھے اس کے
علاوہ خلیفہ لوگوں کو جوابدہ ہوتا تھا۔ خلیفہ کا انتخاب
کا طریقہ کار کافی بہتر تھا جو کہ آج کل کے دور میں
بھی کئی ملکوں میں پائی جاتی ہے۔ خلفائے راشدین
نے کل تیس سالوں طویل حکومت کی۔ جو کہ مسلمانوں
کا سنہرا دور مانا جاتا ہے۔

۱) خلافت راشدہ نے کیسے ایک مثالی نظام حکومت کی:

i) خلیفہ کی تقرری

آج سے چودہ سو سال قبل بھی خلافہ
راشدین نے ایسا حکومتی نظام متعارف کر
وایا تھا۔ کہ جس میں خلیفہ کی تقرری کا طریقہ
واضح تھا۔ چھ ممبروں کی کمیٹی بنائی گئی۔
اگر خلیفہ فوت ہونے سے پہلے اُس کمیٹی کو اگلے
خلیفہ کا نام دیتا۔ اور اگر انہوں نے فوت

ہونے سے کسی کا نام نہیں دیا تھا۔ تو پھر وہ
ان مجبوروں کو اختیار حاصل تھا کہ وہ اپنے
مجبوروں میں سے یا کسی بیرونی لوگوں میں
سے ایک بندے کو منتخب کرتا تھا۔

(ii) خلیفہ کا جوابدہ ہونا

خلافت راشدین سارے اپنے دور کے
حکومت میں لوگوں کو جوابدہ ہوتے تھے۔ جس
طرح خلیفہ کے ساتھ مال غنیمت میں دو چادر
اسکے ساتھ دیکھ کر رعایا نے آپ سے سوال کیا
تھا کہ اپکے پاس دو چادر کیسے آئے۔ جبکہ باقی
لوگوں کے ساتھ ایک ایک حصے میں آیا ہوا ہیں۔
آجکل کے دور میں بھی چند ایک ملکوں
میں خلیفہ سے بھی یہ بعض پرس کی جاتی ہیں۔

(iii) خلیفہ کے لیے تنخواہ مقرر کرنا

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں خلیفہ کیلئے
باقاعدہ طور پر تنخواہ مقرر کیا گیا تھا۔ اور خلیفہ کو اپنے
کاروبار وغیرہ کے بارے میں فکر کرنی کی ضرورت
نہیں ہو۔ تاکہ وہ اپنا سارہ دھیان اور انرجی لوگوں
کی بھلائی کیلئے صرف کریں۔ تو آجکل کے دور
میں بھی ہر ایک ملک کے خلیفہ کی اپنی تنخواہ
ہوتی ہیں۔ جس سے وہ اپنے ضرورتیں پورے
کرتے ہیں۔

(iv) پولیس کے ادارے کا افتتاح کرنا:

خلفائے راشدین کے دور میں باقاعدہ طور پر پولیس کی فورس بنائی گئی تھی۔ جو کہ لوگوں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے اور سرکاری خزانے سے اُن کو تنخوا ملتا تھا۔ آجکل کے دور میں پولیس فورس ہر ایک ملک میں موجود ہیں۔ اور اپنے ہم وطنوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

(v) بیت المال کا اجراء

خلفائے راشدین نے بیت المال کا باقاعدہ طور پر اجراء کیا تھا۔ جس میں لوگوں سے زکوٰۃ، خیرات اور اخراج جمع کر کے بیت المال میں جمع کی جاتی تھی۔ آج کل کے دور میں ہر ایک ملک کا ایک قومی خزانہ ہوتا ہیں۔ جس سے ملک کے سارے ضروریات پورے کئے جاتے تھے۔

(vi) فلاح و بہبود کے کام کرنا

خلفائے راشدین نے فلاحی ریاست کی بنیاد ڈالی تھی۔ جس میں غریب لوگوں کی مدد کی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ لوگوں کی جان مال اور صحت کے سہولیات مہیا کیا کرتے تھے۔ آجکل کے دور میں بھی اس کے طرز پر فلاحی

ریاستی موجود ہیں جو کہ لوگوں فلاح و بہبود کا
کام کرتے ہیں۔

vii) شریعت کا نفاذ

خلافاء راشدین کے دور حکومت میں
شریعت کا نفاذ کیا جاتا تھا۔ نماز کے وقت بازار
بند کئے جاتے تھے۔ زکوٰۃ اکھٹا کیا جاتا تھا۔ اور
جو لوگ زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے تھے۔ تو ان
کے خلاف حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جہاد کا اعلان
کیا تھا۔ آجکل کے دور میں بھی ریاست ٹیکس
اور زکوٰۃ کے پیسوں سے چلتی ہیں۔ بہت سارے
ریاستوں نے زکوٰۃ کیلئے اپنا برانچ نکالا ہیں۔ جس
میں زکوٰۃ اکھٹا کرکے مستحق لوگوں پر خرچ
کی جاتی ہیں۔

viii) اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتی ہے۔

خلفاء راشدین کے دور میں اقتدار اعلیٰ
اللہ تعالیٰ ہوتا تھا۔ اللہ نے زمین، آسمان اور اس
میں جو کچھ ہیں۔ سب کا اللہ خالق اور مالک ہیں
اور ملک کے سارے فیصلے اللہ کے فیصلے
فیصلوں کے مطابق کرنے چاہیے۔

ترجمہ: اور کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ کریں۔ القرآن

تو خلفائے راشدین سارے فیصلے شریعت

کے مطابق کیا کرتے تھے۔ اسی طرح آجکل
کے دور میں بھی بہت سارے ملک ہیں۔ جس
میں اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ ہوتا ہیں۔ اور
سارے فیصلے قرآن و سنت کے مطابق بنائے
جاتے ہیں۔

7) حاصلِ بحث

خلفائے راشدین نے جس طرز کا حکومتی
نظام بنا کے رکھا تھا۔ جس میں اقتدار اعلیٰ
اللہ تعالیٰ، مشورہ، شریعت کا نفاذ، بیت المال
اور پولیس کے ادارے شامل تھے۔ اسی طرح جدید
دور کے ملکوں میں بھی اسی طرح کے قوانین ابھی
نافذ عمل ہیں۔